امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ڈکٹیٹر ایسے ہوتے ہیں؟

''حضرت ابو قبیل کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ جمعہ کے دن منبر پر چڑھے اور اپنے خطبہ میں فرمایا: یہ (اجتماعی) مال ہمارا ہے اور خراج کا مال اور لڑے بغیر ملنے والا مالِ غنیمت بھی ہمارا ہے، جسے چاہیں گے، دیں گے اور جسے چاہیں گے نہیں دیں گے، اس پر کسی نے کچھ نہیں کہا، اگلے جمعہ کو بھی انھوں نے (خطبہ میں) یہی بات کہی، پھر بھی کسی نے کچھ نہیں کہا، جب تیسرا جمعہ آیا تو انھوں نے خطبہ میں پھر وہی بات دہرائی تو حاضرین مسجد میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا:

''ہرگز نہیں! یہ (اجتماعی مال) ہمارا ہے اور یہ خراج کا مال اور مالِ غنیمت ہمارا ہے۔ لہٰذا جو ہمارے اور اس کے درمیان حائل ہوگا، ہم اپنی تلواروں سے اس کو اللہ کے فیصلہ کی طرف لے جائیں گے۔''

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (منبر سے) نیچے اتر آئے اور اس آدمی کو بلانے کے لیے پیغام بھیج دیا جب وہ آ گیا تو اسے اندر بلا لیا، لوگ کہنے لگے کہ یہ آدمی تو ہلاک ہو گیا پھر لوگ اندر گئے تو انھوں نے دیکھا کہ وہ آدمی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا: ''اس آدمی نے مجھے زندہ کر دیا، اللہ اسے زندہ رکھے۔'' پھر فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''میرے بعد ایسے امیر ہوں گے کہ اگر وہ کوئی غلط بات کہیں گے تو کوئی ان کی تردید نہ کر سکے گا، وہ آگ میں ایک دوسرے پر ایسے اندھا دھند گریں گے جیسے (کسی درخت کے اوپر سے) بندر ایک دوسرے پر چھلانگ لگاتے ہیں۔''

چنانچہ میں نے پہلے جمعہ کو یہ (غلط) بات (قصداً) کہی تھی، کسی نے میری تردید نہیں کی۔ جس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں میں (آگ میں گرنے والے) ان امیروں میں سے نہ ہوں؟ پھر میں نے دوسرے جمعہ کو وہی بات دوبارہ کہی تو پھر بھی کسی نے میری تردید نہ کی۔ اس پر میں نے اپنے دل میں کہا: ''میں تو ضرور ان ہی امیروں میں سے ہوں۔'' پھر میں نے تیسرے جمعہ کو وہی بات تیسری بار کہی تو اس آدمی نے کھڑے ہوئے، میری تردید کی، اس طرح اس نے مجھے زندہ کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے زندہ رکھے۔'' (مجمع الزوائد ۵/۲۳۶، حیات الصحابہ، ج ۲، ص ۶۷، ۶۸، طبع بیروت)